

9037- کونسے بال اتارنے جائز ہیں، اور کونسے اتارنے جائز نہیں؟

سوال

مجھے علم ہے کہ ابو کے بال اتارنے، اور پھرے کے بال نوچنے حرام ہیں، لیکن مجھے علم ہے کہ ہونٹوں کے اوپر والے بال اتارنے ممکن ہیں، لیکن جو بال سر اور ابو کے درمیان ہوں ان کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

بال اتارنے کے اعتبار سے علماء نے بالوں کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے :

پہلی قسم :

وہ بال جن کے اتارنے اور کاٹنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اور وہ یہ بال ہیں جنہیں فطرتی سنت کہا جاتا ہے، مثلاً زیر ناف بال، اور مونچھوں کے بال، اور بنگلوں کے بال، اور اس میں حج اور عمرہ کے موقع پر سر کے بال چھوٹے کرانا اور سر منڈانا بھی داخل ہوتا ہے۔

اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج ذیل حدیث ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دس چیزیں فطرت میں سے ہیں : مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے پورے دھونا، بنگلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، اور پانی سے استنجا کرنا"

زکریا کہتے ہیں : مصعب نے کہا : میں دسویں چیز بھول گیا ہوں مگر وہ کلی کرنا ہو سکتی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (261)۔

انتقاص الماء کا معنی استنجا کرنا ہے۔

دوسری قسم :

وہ بال جن کو اتارنے کی حرمت آئی ہے۔

اس میں ابو کے بال اتارنے شامل ہیں، اور اس فعل کو المنص کا نام دیا جاتا ہے، اور اسی طرح داڑھی کے بال

اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

"اللہ تعالیٰ گودنے اور گدوانے والیوں، اور ابرو کے بال اکھیڑنے اور اکھڑوانے والیوں، اور خوبصورتی کے لیے دانت رگڑ کر باریک کرنے والیوں اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5931) صحیح مسلم حدیث نمبر (2125).

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

"مشرکوں کی مخالفت کرو، اور داڑھیوں کو بڑھاؤ، اور مونچھیں پست کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5892) صحیح مسلم حدیث نمبر (259).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"النامضة : وہ عورت ہے جو چہرے کے بال اتارے.

اور التمنضة : وہ عورت ہے جو اپنے چہرے کے بال اتروائے، اور یہ فعل حرام ہے، لیکن اگر عورت کو داڑھی یا مونچھیں آجائیں تو اسے اتارنا حرام نہیں، بلکہ ہمارے نزدیک وہ مستحب ہے"

دیکھیں : شرح مسلم نووی (106/14).

تیسری قسم :

وہ بال جن سے شریعت خاموش ہے، ان کے متعلق نہ تو اتارنے کا حکم ہے، اور نہ ہی انہیں باقی رکھنے کا وجوب، مثلاً پنڈلیوں اور ہاتھوں کے بال، اور رخساروں اور پیشانی پر اگنے والے بال.

تو ان بالوں کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے :

کچھ علماء کہتے ہیں کہ : انہیں اتارنا جائز نہیں؛ کیونکہ انہیں اتارنے میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی ہے.

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا :

﴿أور میں یقیناً انہیں اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کا حکم دونگا﴾۔ النساء (119).

اور کچھ علماء کا کہنا ہے: یہ بال ان میں شامل ہے جس پر شریعت ساکت ہے، اور اس کا حکم اباحت والا حکم ہے، اور وہ انہیں باقی رہنے یا اتارنے کا جواز ہے؛ کیونکہ جس سے کتاب و سنت خاموش ہو وہ معاف کردہ ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام نے یہی قول اختیار کیا ہے، اور اسی طرح شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے۔

دیکھیں: فتاویٰ المرأة المسلمة (879/3)۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں ہے:

اعورت کے لیے اپنی مونچھوں، رانوں، اور پنڈلیوں، اور بازوؤں کے بال اتارنے میں کوئی حرج نہیں، اور یہ ممنوعہ تنصص میں سے نہیں ہے"

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (195-194/5)۔

ب مستقل فتویٰ کمیٹی سے دریافت کیا گیا:

اسلام میں ابرو کے درمیان بال نوچنے کا حکم کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

انہیں نوچنا جائز ہے؛ کیونکہ یہ ابرو میں شامل نہیں ہیں"

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (197/5)

اور کمیٹی سے یہ بھی سوال کیا گیا:

عورت کے لیے اپنے جسم کے بال اتارنے کا حکم کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

سر اور ابرو کے بالوں کے علاوہ عورت کے لیے بال اتارنے جائز ہیں، ابرو اور سر کے بال بالکل اتارنے جائز نہیں، اور نہ ہی ابرو کے کچھ بال مونڈنے جائز ہیں۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (194/5)۔

سائل کے قول پر تنبیہ:

مجھے علم ہے کہ ابرو کے بال نوچنے حرام ہیں، اور چہرے کے بال اتارنے حرام ہیں۔

یہاں ہم سائل کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ: ابرو کے بال نوچنا حرام، اور کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

لیکن باقی چہرے کے سارے بالوں کے متعلق اتارنے کے جواز میں نمص کے معنی میں اختلاف کی وجہ سے اختلاف کیا ہے۔

بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ: چہرے کے بال اتارنا انمص ہے، یہ صرف ابرو کے بالوں کے ساتھ ہی خاص نہیں۔

اور بعض علماء کہتے ہیں کہ: خاص کر ابرو کے بال نوچنا ہی انمص کہلاتا ہے، مستقل فتویٰ کمیٹی نے یہی قول اختیار کیا ہے، جیسا کہ مندرجہ بالا فتویٰ سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے:

انمص ابرو کے بالوں کو اتارنا نمص کہلاتا ہے، اور یہ جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابرو کے بال نوچنے والی اور جس کے بال نوچے جائیں اس پر لعنت فرمائی ہے۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (195/5)۔

واللہ اعلم۔